

ة العين حيدر

قر ۃ العین حیدر کی ولا دت 20 جنوری 1928 کوعلی گڑھ میں ہوئی۔ان کے والدسیّد سجاد حیدر بلدرم اور والدہ نذر



سجاد حیدر دونوں معروف لکھنے والے تھے۔ قرۃ العین حیدر کوادب کا ذوق ورثہ میں ملا تھا۔ بلدرم اور نذر سجاد حیدر کے بزرگ 1857 میں مغلیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد سرسید کی تحریک میں شامل ہوئے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی مسلمانوں میں وہ پیش پیش تھے۔ 1920 میں جب سرسید کا کالج علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی بنا تو بلدرم اس کے پہلے رجسڑ ارمقرر ہوئے۔ انھوں نے ترکی زبان سے کئی ترجے اردو میں کیے اور کچھ کہانیاں بھی لکھیں۔

نذر سجاد حیدر شادی سے پہلے' بنت ِنذرالباقر' کے نام سے بچوں کے رسالوں' پھول' اور ڈتعلیم نسواں' میں کہانیاں کھتی تھیں۔ان کا پہلا ناول' اختر النسا بیگم' صرف چودہ سال کی عمر میں لکھا گیا اور لا ہور سے چھپا تھا۔

قر ۃ العین حیدرکی ابتدائی زندگی کے چندسال جزیرہ پورٹ بلیئر میں گزرے۔ان دنوں بلدرم وہیں تعینات سے۔ ابتدائی تعلیم دہرہ دون میں ہوئی۔ کھنو کے مشہور از ابیلاتھو ہرن کالج سے بی۔اے۔ کی ڈگری حاصل کی اور کھنو یو نیورٹی سے 1947 میں انگریزی ادب میں ایم۔اے۔ کیا۔صرف گیارہ سال کی عمر میں قرۃ العین حیدر نے بچوں کے لیے پہلی کہانی کھی جو'بی چو ہیا' کے عنوان سے 1937 میں رسالہ 'پھول' (لاہور) میں شائع ہوئی۔ پاپنے سال بعد دوسری کہانی 'میہ باتیں' لاہور ہی کے مشہور رسالہ ہمایوں' میں چھپی۔

1947 میں ملک تقسیم ہوا۔قر ۃ العین حیدر پاکستان چلی گئیں جہاں کراچی میں ان کے بہت سے عزیز آباد ہو

گئے تھے۔ اسی زمانے میں انھوں نے لندن میں بی بی سی ریڈیو پر بھی کام کیا اور کچھ دستاویزی فلمیں بھی بنا کیں۔
1959 میں ان کامشہور ناول' آگ کا دریا' چھپا اور اس کی مخالفت ہوئی تو دل برداشتہ ہوکر ہندوستان واپس چلی آف انڈیا' کی ادارت کے کئیں۔ اسی زمانے میں ہندوستان میں وہ انگریزی رسالوں' امپرنٹ' اور' السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا' کی ادارت سے وابستہ رہیں۔

قرۃ العین حیرداردو کی ممتاز ترین ناول نگار ہیں۔ ان کا پہلا ناول نمیر ہے بھی صنم خانے 1949 میں چھپا تھا۔ اس کے علاوہ سفیۂ غم دل'، آگ کا دریا'، آخر شب کے ہم سفر'، گردش رنگ چین اور نہا ندنی بیگم ان کے معروف ناول ہیں۔ تین جلدوں پر شمتل سوانحی ناول کا ہم جہاں دراز ہے' بھی ان کی یادگار ہے۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ستاروں ہے آگے 1947 میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد تین مجموعہ شیشے کے گھر' کہت جھڑ کی آواز کا پہلا مجموعہ ستاروں ہے آگے 1947 میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد تین مجموعہ شیشے کے گھر' نہت جھڑ کی آواز ہون اور روشنی کی رفتار' چھپا اور بچول کے لیے کہا نیاں کو مرکی کے بیچ'، نہاور'، نمیاں ڈھینچ کے بیچ'، نیر خال اور نہر ن کے اہل کے نیاز نوٹ کی کو فیرہ بھی کا بھی تھیں۔ ان سے متعلق خطوں کا مجموعہ دامان باغبان' کے نام سے اور ان کے اہل منادان دوستوں اور ہم عصروں' کی تصویروں کا اہم کونے گل فروش بھی شائع ہو چکا ہے۔ قرۃ العین حیدر کے تقیدی مضامین کا مجموعہ داستانِ عہدِ گل ہے۔ اگر بیزی اور ہندی میں ان کی کتابوں کے متعدور جمیشائع ہوئے ہیں۔ مضامین کا مجموعہ داستانِ عہدِ گل ہے۔ اگر میزی اور ہندی میں ان کی کتابوں کے متعدور جمیشائع ہوئے ہیں۔ نامی گرشو مسلم یو نیورسٹی کے شعبُہ اردو میں وزیئنگ پروفیسر کی فیاسر کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بھی اردو کی وزیئنگ پروفیسر کے فرائض انجام دیے ۔ حکومت ہند نے آخییں نہم شری اور نہم بھوشن کی اردو کی وزیئنگ پروفیسر کے فرائض انجام دیے ۔ حکومت ہند نے آخییں میں ملک کا سب سے متاز اد بی

قرۃ العین حیدر کے ناولوں اور افسانوں میں زیادہ تر قدیم مشتر کہ تہذیب کی عکاسی نظر آتی ہے۔ ملک کی تقسیم کے بعد اس تہذیب کو شدید نقصان پہنچا تھا۔ ان کے قصوں کے اکثر کردار لکھنؤ کی اس مہذب اور قرة العين حيدر

شاعرانہ فضا سے متعلق تھے جو ہندو یا مسلمان ہونے کے باوجود ایک مشتر کہ نظام زندگی میں یقین رکھتے تھے۔
ہندوستان کی تقسیم قرۃ العین حیدر کے یہاں ایک ہولناک انسانی المیے کے طور پر سامنے آتی ہے۔ بلا شبہ قرۃ العین حیدراردوفکشن کا سب سے اہم نام ہے۔ اپنی زندگی کے آخری تیس برس انھوں نے دتی یا دتی کے قرۃ العین حیدراردوفکشن کا سب سے اہم نام ہے۔ اپنی زندگی کے آخری تیس برس انھوں نے دتی یا دتی کے آس پاس گزارے۔ 21 اگست 2007 کونو ئیڈا میں قرۃ العین حیدر کا انتقال ہوا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قبرستان میں فن ہوئیں۔

(اداره)

معنى ياد شيحي

ولادت : پيدائش

معروف : مشهور، جانا پېچانا

تعینات : مقرر

دل برداشته : ما يوس

دستاويزي فلم : وه فلم جس كي بنياد حقيقي واقعات پر ہو

ادارت : اخبار یارسالے کی ترتیب کا کام

سواخی ناول : وه ناول جس میں حالاتِ زندگی کا بیان ہو

ر پورتا ژ : کسی آنکھوں دیکھے واقعے کا ادبی انداز میں تذکرہ

وزیٹنگ پروفیسر : مهمان پروفیسر

اعتراف : ماننا، تسليم كرنا

مشتر كه تهذيب : رہنے سہنے كاايك جيساطريقه

عكاسى الضورياتارنا : عكس ياتضورياتارنا

مهذب : تهذیب یافته

اینی زبان

سوچے اور بتایئے۔

- 1. قرة العين حيدر كي پيدائش كب اور كهال هوئي تهي؟
 - 2. قرة العين حيدرك والدين كے نام لکھيے۔
- 3. ستجاد حيدر بلدرم على گڑھ ميں كس عهدے يرفائز تھ؟
 - 4. قرة العين حيدركي ابتدائي تعليم كهان هوئي؟
 - 5. قرة العين حيدرنے پہلي کہانی کس عمر ميں لکھي؟
- 6. قرة العين حيرر كامشهور ناول آگ كا دريائس سنه ميں شائع ہوا؟
 - 7. قرة العين حيدركوكون كون سے اعز از ملے؟
 - 8. قرة العين حيدر كاانقال كب ہوا؟

خالی جگہ کوضیح لفظ سے بھر ہے۔

- قرة العين حيدر كي پيدائشميں ہوئي تھی۔
- 2. قرة العين حيدر كي ابتدائي تعليممين ہوئي۔
- 3. كهاني بي چوهيا' رسالهمين شائع هوئي تقي _
- 4. ناول ٚآگ کا دریا ٔ سالمیں شائع ہوا تھا۔
- 5. قرة العين حيدركو 1990 ميں ملك كاسب سے بڑاانعامديا گيا۔
 - 6. قرة العين حيدرمين دفن ہوئيں۔

ینچے دیسے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال سیجیے۔

ولادت ترجمه ڈگری ناول تہذیب

قرة العين حيدر

يادر كھيے۔

بورٹ بلیر جزائر انڈ مان نکوبار کی راجدھانی ہے۔

عملی کام

o قرة العين حيدر كے بارے ميں دس جمل كھيے۔

قرۃ العین حیدر کی کہانیاں لاہر رہی سے حاصل کر کے پڑھیے۔

يرطيعي، جھيے اور لکھيے۔

محت بخش صحت دینے والا

زندگی بخش زندگی دینے والا

ان دونوں لفظوں میں صحت اور زندگی دو اسموں کو' بخش' کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ دونوں لفظ اسمِ فاعل ہیں۔'' بخش'' جیسے لفظوں کو جو تنہا استعال نہیں ہوتے'' لاحقہ'' کہتے ہیں۔

دار (جیسے ایمان دار) مند (جیسے عقل مند) اور'' گار'' (جیسے خدمت گار) بھی لاحقے ہیں۔ ہرایک سے بننے والے تین تین لفظ کھیے۔

غور کرنے کی بات

قرۃ العین حیدر کے ناولوں اور افسانوں میں ہندوستان کی مشتر کہ تہذیب کی عکاسی کی گئی ہے۔ مشتر کہ تہذیب سے ہندوستان کی مشتر کہ تہذیب کی عکاسی کی گئی ہے۔ مشتر کہ تہذیب سے ہندوستان کی وہ تہذیب مراد ہے جس کی تشکیل میں ہندو، مسلم ، سکھ، عیسائی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک دوسرے کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے تیو ہاروں اور شادی بیاہ کی تقریبات اور مختلف رسموں میں جوش وخروش کے ساتھ ھے۔ لیتے اور ہر موجود تھا۔ موقع پر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ سب کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص اور پیار کا جذبہ موجود تھا۔ قرۃ العین حیدر نے اسی مشتر کہ تہذیب کی تصویریں پیش کی ہیں۔

اپيٰ زبان

قرۃ العین حیدر کے افسانوں اور ناولوں میں تہذیب و تاریخ، علوم اور فنون کاعمل وخل بہت نمایاں ہے۔ ان کی فکری سطح بھی بہت بلند ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ انھوں نے انسانی وجود اور انسانی صورتِ حال سے متعلق تمام بنیادی مسکوں کا احاطہ فنکارانہ انداز میں کیا ہے۔ کچھلوگوں کا خیال ہے کہ وہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی ہندوستانی فکشن نگارتھیں۔

